اشارات

عین ممکن ہے کہ اب سلجھے نہ گھر کی حالت
اہل دانش نے بہت سوچ کے الجھائی ہے

آج کل قومی اور بین الاقوامی سطح پر جو موضوع سب سے زیادہ زیر بحث ہے جسے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بہ یک وقت بھرپور کوریج دی جا رہی ہے.......... جس پر عوام اور خواص کی ہر مجلس میں لمبی چوڑی گفتگو جاری رہتی ہے.......... معاشرہ کا ہر شخص جس کی وجہ سے ذہنی کوفت میں مبتلا ہے.......... وہ مملکتِ خداداد پاکستان کے اُس حصہ کی زبوں حالی' پراگندگی اور کس مپرسی کی داستان ہے۔ جو دُنیا بھر کے سیاحوں کے لئے بطورِ عام اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے سیاحوں کے لئے بطورِ خاص قابل رشک اور جنت نظیر تھا.......... جہاں جون اور جولائی کے مہینے موسم بہار کے اوائل سے زیادہ خوشگوار محسوس ہوتے ہیں۔ جہاں کی وادیوں میں قدم قدم پر میٹھا پانی اُبلتا رہا اور جہاں کے پہاڑ سبزہ وگل سے معمور رہے.......... بہت قلیل اور قلیل عرصہ میں ان تمام وادیوں کی کایا پلٹ گئی..........

اب مالاکنڈ ڈویژن کے نوے فیصد (90%) مکین خانہ بہ دوش ہو چکے ہیں.......... تیس لاکھ (30,00000) افراد گھر بار چھوڑ کر خیموں میں، حجروں میں، غاروں میں اور عارضی سائبانوں میں منتقل ہو چکے ہیں.......... اب نہ ان کے پاس کھانے کے لئے معقول خوراک ہے.......... نہ پینے کے لئے مناسب پانی ہے.......... نہ رہنے کے لئے قابل قبول رہائش ہے.......... ان تیس لاکھ افراد میں ایک بڑی تعداد ایسے بوڑھے اور بزرگ مرد و خواتین کی ہے۔ جو بڑھاپے کی وجہ سے خود چلنے پھرنے کے

قابل نہیں ....اُن میں ایسے بچے بھی ہیں جو شیر خوار ہیں اور ماؤں کی دیکھ بھال کے ہمہ وقت مستحق ہیں ....ان میں ایسی معزز مستورات بھی ہیں جو ہمیشہ اپنے گھروں کی چار دیواری میں مستور رہیں۔ جنہوں نے اس نوعیت کی بے سروسامانی کا کبھی سوچا بھی نہیں تھا ....لگتا ہے کہ پاکستان کی تریسٹھ **(63)** سالہ تاریخ میں آسمان نے ایسا تیرہ وتاریک اور گھمبیر منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جو اب اس کو دیکھنے کے لئے مل گیا ہے..............

اس بات پر تمام تجزیہ نگاروں کا اتفاق ہے کہ **1947**ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے ہماری قوم نے جو بحران دیکھا تھا۔ موجودہ بحران اُس کے مقابلہ میں کئی گنا پیچیدہ اور ضخیم ہے ....اس بحران کی گہرائی اور گیرائی ابھی تک پیمائش میں نہیں آئی ....اس کے بارے میں جتنی اطلاعات اب تک چھپ رہی ہیں اور جتنی اطلاعات سنی جارہی ہیں۔ یہ ساری کی ساری ظن وتخمین پر مبنی ہیں۔ ہر لکھنے والا اپنی سطح پر سوچ کر لکھ رہا ہے..........اور ہر بولنے والا اپنے ذہنی شعور کے مطابق بول رہا ہے..........میڈیا سے تعلق رکھنے والے اپنے تجزیئے پیش کررہے ہیں ....ریاستی اہل کار جبر وقہر کے تحت وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو اُن سے کہلوایا جاتا ہے..........نام نہاد بین الاقوامی انسانی حقوق کے نمائندے اپنی راگ الاپ رہے ہیں..........اور اس پورے کھیل میں وہ عناصر جنہوں نے کامیاب پلاننگ اور منصوبہ بندی کی ہوئی ہے..........اپنی کامیابیوں کو دیکھ دیکھ کر بغلیں بجارہے ہیں ....اُن کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر اپنی گنجائش سے بڑھ کر کردار اَدا کر رہا ہے ....اور اپنے تئیں خوش ہو رہا ہے کہ وہ اپنے ہدایت کار کی توقعات پر پورا اُتر رہا ہے.......جس کے نتیجے میں اُسے مزید انعام واکرام سے نوازا جائے گا..........

مالاکنڈ ڈویژن کی صورتِ حال اس مقام تک کیوں پہنچی اور کیسے پہنچی ....یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب اب کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں۔ پاکستان کے ہر باشعور شہری کو پتہ ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ دن دہاڑے ہوا ہے رات کی تاریکی میں نہیں ہوا..........پوری پلاننگ

اور منصوبہ بندی کے ساتھ ہوا ہے آناً فاناً نہیں ہوا...... اس گیم میں جو کردار استعمال ہوئے وہ معروف و مشہور ہیں اور جن اداروں نے ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کیا وہ بھی مجہول الحال نہیں ہیں۔ لیکن بایں ہمہ اس پوری گیم کے اصل گوشے ابھی تک دبیز پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں.......... اور وقت کے ساتھ ساتھ جب حالات نیا رُخ اختیار کریں گے تو ان پردوں میں چھپے ہوئے گوشے دھیرے دھیرے نمایاں ہوتے جائیں گے......... کاش! جب یہ گوشے نمایاں ہوں گے تو پلوں کے نیچے سے پانی اُتر چکا ہوگا......... پھر ہماری قوم حیرت واستعجاب کے عالم میں اپنے ماضی کی طرف پلٹ کر دیکھے گی.......... حقائق ان پر کھلیں گے۔ لیکن مدت مدید گذر چکا ہوگا.......... ہماری قوم کے دانشور اپنے معمول کے مطابق ماضی پر روئیں گے.......... اشک بہائیں گے.......... عوام بھول جائیں گے اہل سیاست اور اہل اقتدار اپنی پالیسی ہوا کے رُخ کے ساتھ تبدیل کرلیں گے......... خدشہ کی بات یہ ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن سے نقل مکانی کرنے والے تیس لاکھ (30,00000) افراد اور وہاں کی گرتی اُجڑتی بستیوں میں محصور ومجبور لوگ جس قلق اور کرب سے گذر رہے ہیں......... جو حادثات وہاں رُونما ہو رہے ہیں جو واقعات انہیں پیش آ رہے ہیں اور جن حالات کا وہ مقابلہ کر رہے ہیں .... ان میں بہت سارے واقعات ایسے بھی ہوسکتے ہیں جو ناقابل فراموش نوعیت کے ہوں..... جن کا ردِ عمل زندہ رہ سکتا ہے اور تادیر مؤثر رہ سکتا ہے.......... ایسے حادثات وواقعات کا ردِ عمل ملک وقوم کے لئے کبھی بھی مفید نہیں ہو سکتا......... تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ تلخ عمل کا ردِ عمل محض تلخ تر نہیں ہوتا بلکہ تلخ ترین ہوتا ہے۔

اس صورتِ حال میں ''معارفِ اسلامی'' کا پیغام یہ ہے کہ:

① مالاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے مظلوم اور بے بس عوام کے دُکھ درد کو حقیقی معنوں میں محسوس کیا جائے۔ انہیں بے سہارا چھوڑنے کے بجائے بھرپور سہارا دیا جائے۔ اُنہیں یہ یقین دلایا جائے کہ وہ اس بحران میں اکیلے اور تنہا نہیں ہیں بلکہ پوری قوم اُن کے دُکھ اور درد میں شریک ہے......

یہ احساس محض زبانی کلامی نہ ہو بلکہ اس کا بھرپور عملی مظاہرہ ہونا چاہیے............. یہ بات خوش آئند ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن کے قریبی علاقوں کے مکینوں نے نقل مکانی کرنے والوں کی معقول تعداد کو اپنے گھروں میں اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔

② موجودہ صورتِ حال میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہے۔ ہماری میڈیا کو بہت محتاط اور ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہیے............. قوم کو حقائق بتانے کی ضرورت ہے اور اُن عناصر کا صحیح رُخ دکھانے کی ضرورت ہے جو ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں............. اہلِ فساد کو ''*طالبان*'' کا نام دینا بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ اصطلاح ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دینی مدارس کے طلبہ کو بدنام کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔ ہماری میڈیا میں غیر شعوری طور پر اس اصطلاح کا استعمال ہو رہا ہے............. ضرورت اس بات کی ہے کہ دہشت گردوں کا اصل چہرہ بے نقاب کیا جائے۔ قوم کو بتایا جائے کہ دہشت گردی کرنے والے کون ہیں اُن کے عزائم کیا ہیں............. اُن کو تربیت کون دے رہا ہے۔ اُن کے پاس وسائل کہاں سے آتے ہیں.............

③ اس وقت مالاکنڈ ڈویژن کے تمام تعلیمی ادارے بند پڑے ہیں............. لاکھوں کی تعداد میں طلبہ بُری طرح رُل رہے ہیں............. اُن کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے.............

اس ڈویژن کے پچپن ہزار (55,000) طلبہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے منسلک ہیں ان تمام طلبہ کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے............. طلبہ کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنے نصابی کتب تک سے محروم ہو کر خیموں میں زندگی گذارنے پر مجبور ہیں............. اس Situation کے نتائج و عواقب پریشان کن ثابت ہو سکتے ہیں۔ اہلِ بست و کشاد کا فریضہ ہے کہ وہ اس جانب بھرپور توجہ دیں۔

④ مالاکنڈ ڈویژن میں جاری آپریشن کے نتیجہ میں جہاں رہائشی عمارتیں کھنڈر کی صورت اختیار کر گئی

ہیں وہاں تجارتی مراکز بھی زمین بوس ہو گئے ہیں .... ان تجارتی مراکز میں ایک اندازہ کے مطابق اربوں کی مالیت کا سرمایہ تھا.............. جواب تک سارے کا سارا تحلیل ہو چکا ہے۔ نقل مکانی کرنے والے لوگ جب آپریشن کی انتہاء کے بعد اپنے علاقوں میں واپس جائیں گے.......... تو نہ ان کو اپنی بستی میں گھر ملے گا............ نہ مارکیٹ میں دُکان ملے گی.......... نہ کھیت میں فصل ملے گی اور نہ باڑہ میں جانور ملیں گے.............. یہ ایک ایسی صورتِ حال ہے جو محض بحث کی مستحق نہیں بلکہ عملی اقدام کی مستحق ہے..............

ہماری دُعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہمارے ملک اور ہماری قوم کو اس مہیب منجدہار کے اندر چھپے ہوئے ہر نوع کے شر سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اس گھمبیر بحران سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

''معارفِ اسلامی'' کا موجودہ شمارہ حسب سابق شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن بٹ صاحب کی رہنمائی اور ہدایات کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے تحقیقی مقالات کے لئے جو پالیسی وضع کی ہے اس پالیسی کو مدنظر رکھ کر مقالات کا انتخاب اور **Evaluation** کرائی گئی ہے۔ اس شمارہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں مجلس ادارت کے ارکان نے جو تعاون کیا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن اساتذہ اور محققین نے مقالات مرتب کیے ہیں ان کا ممنون ہوں۔ اس شمارہ میں جو بھی خوبی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق و تائید کا نتیجہ ہے اور جو کمی اور خامی ہے وہ میری کم علمی اور بے بضاعتی کی وجہ سے ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

مدیر مسؤل ''معارفِ اسلامی''

3/جون 2009ء